مفتی محمد شاکر صاحب قاسمی مدنی استاذ تخصص فی الحدیث مدرسہ ہذا

پردہ نعمت الٰہی ہے، مصیبت نہیں!

مذہب اسلام ایک کامل ومکمل ضابطۂ حیات ہے، اس کے تمام تر قوانین واحکامات فطرت انسانی کے عین مطابق ہیں، اور انہیں قوانین واحکامات کی پاسداری میں انسانیت کی فلاح وصلاح کے راز پنہاں ہیں، مذہب اسلام نے مرد وعورت ہر ایک کے لیے انفرادی طور پر بھی احکامات کو بیان فرمایا ہے، اور اسی کو مشعل راہ بنا کر زندگی گزارنے کا درس دیا ہے۔

صنف نازک (عورت) اسلام کی نظر میں قابل احترام اور لائق تکریم ہے، وہ عورت جو دور جاہلیت میں بے وقعت تھی، نہ شوہر کی نگاہ میں اس کی کوئی حیثیت تھی، نہ ہی سماج ومعاشرہ میں اس کی کوئی عزت وتکریم تھی، بلکہ وہ سجا سنوار کر بازاروں میں دکھائی جاتی اور سرعام بیچی جاتی تھی، نہ اس کی عزت کا کوئی محافظ تھا، نہ ہی اس کی عصمت کا کوئی پاسدار تھا، ایسی گھٹا ٹوپ تاریکی کے افق پر مذہب اسلام عورتوں کے لیے ضابطۂ حیات لے کر نمودار ہوا اور عورت کو گھر کی زینت بنا کر عزت وبلندی کے مقام پر لا کھڑا کیا، زمانہ جاہلیت کی تمام ظالمانہ رسموں کا خاتمہ کیا اور شرعی اصول وضوابط کی روشنی دے کر زندگی گذارنے کا سلیقہ عطا کیا، انہیں انمول اصولوں میں سے ایک اسلامی اصول پردہ ہے۔

لیکن لبرل اور سیکولر لوگوں کی طرف سے عورت کے پردہ کے بارے میں طرح طرح کی باتیں کی جاتی ہیں، بہت سارے حضرات یہ کہتے ہیں کہ عورتوں کو حجاب (پردہ) میں قید کر کے رکھا جاتا ہے، جب کہ کچھ لوگ تعلیم وترقی کی راہ میں اس کو رکاوٹ سے تعبیر کرتے ہیں تو کچھ سرپھرے اس کو فرسودہ نظام اور جاہلیت سے منسوب کرتے ہیں، جب کہ جاننا چاہیے کہ مذہب اسلام میں جس طرح نماز روزہ وغیرہ فرض ہیں، اسی طرح بحکم خداوندی عورتوں کے لیے پردہ بھی فرض ہے اور اللہ کا کوئی حکم حکمت سے خالی نہیں، چناں چہ فرمان الٰہی ہے: ''يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ أَدْنٰى أَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا'' (سورۃ الاحزاب: ۵۹)

اس آیت کو آیت حجاب کہا جاتا ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وہ مؤمن عورتوں بالخصوص اپنی بیویوں اور بیٹیوں کو ان کے شرف ومجد کے پیش نظر) حکم دیں کہ وہ اپنے اوپر چادریں لٹکا لیا کریں، تاکہ ان کی ہیئت وصورت اہل جاہلیت کی بدکردار عورتوں سے الگ رہے۔

یہ آیت جہاں حجاب کا حکم دیتی ہے وہیں عدم حجاب کی صورت میں اذیت رسانی کے امکان پر دلالت کرتی ہے، کیوں کہ اگر وہ پردہ نہیں کریں گی تو بسا اوقات ان کے بارے میں کوئی شخص اس وہم میں مبتلا ہوسکتا ہے کہ یہ عورتیں پاکباز نہیں ہیں، یوں کوئی بدکردار جس کے دل میں مرض ہو چھیڑ چھاڑ کر کے انہیں تکلیف پہونچا سکتا ہے، بے حجابی کی صورت میں بسا اوقات ان کی اہانت بھی ہوسکتی ہے، یعنی حجاب بدکردار اور بدطینت لوگوں کی لالچ بھری نگاہوں سے حفاظت کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

پردہ کی اسی اہمیت کے پیش نظر قرآن کریم کی سات آیات اور ستر سے زیادہ احادیث میں قولاً وعملاً پردے کے احکام بتائے گئے ہیں، اتنی کثرت سے احادیث کا وارد ہونا پردے کی اہمیت کی بین دلیل ہے، چند احادیث بطور نمونہ پیش کی جاتی ہیں:

ترمذی شریف کی روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''اَلْمَرْأۃُ عَوْرَۃٌ'' یعنی عورت کا پورا جسم پردہ ہے (سنن الترمذی، أبواب الرضاع عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم/ بابٌ، حدیث نمبر:۱۱۷۳) چہرہ بھی جسم کا ایک حصہ ہے جس طرح پورے جسم کو چھپانا ضروری ہے اسی طرح چہرہ کو بھی چھپانا ضروری ہے۔

اسی طرح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَۃُ الْمُحْرِمَۃُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَیْنِ'' یعنی احرام کی حالت میں عورت اپنے چہرہ کو نہ ڈھانکے اور نہ ہی موزے استعمال کرے۔ (بخاری شریف، حدیث نمبر ۱۸۳۸) معلوم ہوا کہ عورت جب حالت احرام میں نہ ہو تو اجنبی لوگوں کے سامنے اپنے چہرہ کو ڈھانکے رکھے اور نقاب کو استعمال کرے۔

اسی طرح بخاری شریف میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ انصاری عورتوں پر رحم فرمائے، جب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نازل ہوا ''وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ'' (سورۃ النور:۳۱) یعنی عورتوں کو چاہیے کہ اپنے گریبانوں پر اپنے دوپٹوں کو ڈال لیں، تو انصاری عورتوں نے اپنی چادروں کو پھاڑ کر دوپٹہ بنالیا۔ (صحیح البخاری: حدیث نمبر ۴۷۵۸)

شارح بخاری علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اپنی چادروں کو دوپٹہ بنانے کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا تھا، اس طرح بہت سی احادیث ہیں جن کو کتب حدیث میں دیکھا جاسکتا ہے۔ احرام والی عورت کو چاہئے کہ وہ پردہ کی شکل نکال لے، کہ پردہ چہرہ کو نہ لگے۔

پردہ کی حکمت: پردہ کا حکم اہل ایمان عورتوں کو کس حکمت کے تحت دیا گیا ہے، اس کو اللہ ربّ العزت نے اسی آیت کریمہ میں یہ بیان فرمایا کہ اس سے ایک شریف زادی وباحیا عورت اور بے شرم وبدکردار عورت کے درمیان پہچان ہوگی، پردے سے معلوم ہوگا کہ یہ خاندانی شریف عورت ہے جس سے چھیڑ خانی کی جرأت کسی بدکردار کو نہیں ہوگی، اس کے برعکس بے پردہ عورت اوباشوں کی نگاہوں کا مرکز اور ان کی بوالہوسی کا نشانہ بنے گی۔

پردہ فطری ضرورت ہے: فطرت کا تقاضہ یہی ہے کہ جو چیز قیمتی ہوتی ہے اس کو اہتمام کے ساتھ خفیہ اور پوشیدہ جگہ رکھا جاتا ہے، جس طرح پیسہ قیمتی چیز ہے، انسان اس کو چھپا کر رکھتا ہے، اسی طرح عورت بھی قیمتی ہونے کے باعث اسی بات کی حق دار ہے کہ اس کو پردے میں رکھا جائے، چناں چہ حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی علیہ الرحمہ نے اپنے ملفوظات میں پردہ کی فطری ضرورت کو اسی انداز میں سمجھایا کہ ریل میں انسان اپنے پیسوں کو سب کے سامنے ظاہر نہیں کرتا بلکہ اندر والی جیب میں رکھتا ہے، اسی طرح عورت کو بھی پردہ میں رکھنا چاہیے اور غیرت کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ عورت پردہ میں رہے۔

پردہ کے فوائد: اہل ایمان کی شان یہ ہے کہ شریعت اسلامیہ کے تمام احکامات پر صرف حکم ربی سمجھ کر فوائد ونقصانات سے اوپر اٹھ کر عمل کرنا چاہیے لیکن کبھی کبھی بعض اعمال کے فوائد ونقصانات کو بیان کر دینے سے عمل میں مزید آسانی ہوجاتی ہے، اس لیے ذیل میں ماہ نامہ محاسن اسلام (شمارہ جنوری ۲۰۰۹ء) کے شکریہ کے ساتھ پردہ کرنے کے فوائد اور پردہ نہ کرنے کے نقصانات کو مزید اضافہ کے ساتھ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) پردہ عورت کی عزت وآبرو کا محافظ ہے (۲) پردہ دار خاتون کا نسب محفوظ ہے (۳) پردہ سے نظر اور شرمگاہ کی حفاظت رہتی ہے (۴) پردہ نسوانی حسن کا محافظ ہے (۵) پردہ دلوں کی پاکیزگی اور طہارت کا ذریعہ ہے (۶) پردہ عورت کی فطری حیا کا تقاضا ہے (۷) پردہ چھوٹے بڑے کئی گناہوں سے حفاظت کا ذریعہ ہے (۸) پردہ مسلمان عورتوں کا شعار ہے (۹) باپردہ عورت اللہ کی حفاظت میں ہے (۱۰) پردہ عورت کے لیے افضل ترین اعمال

میں سے ہے(۱۱) باپردہ عورت اپنے رب سے زیادہ قریب ہے(۱۲) پردہ شیطان اوراس کے آلہ کاروں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے(۱۳) پردہ تقویٰ کالباس،عزت کا تمغہ اور حیا کی دلیل ہے(۱۴) پردہ عورت کو فاسقوں کی شرارت سے محفوظ رکھتا ہے(۱۵) پردہ انسان نما بھیڑیوں کی بری نظر سے بچاتا ہے(۱۶) پردہ زنا، بدنظری اورناجائز بات چیت سے مانع ہے (۱۷) پردہ ایسا شرعی حکم ہے جس میں دین اور دنیا دونوں کا فائدہ ہے (۱۸) پردہ خاندانی ومعاشرتی امن کا ذریعہ ہے(۱۹) پردہ دارعورت کے لیے جنت کے تمام دروازے کھلے ہیں(۲۰) پردہ عورت کے دل،دماغ کا محافظ ہے(۲۱) پردہ عورت کے نیک ہونے کی دلیل ہے(۲۲) پردہ سے سورج کی تیزگرم شعائیں چہرے پرنہیں پڑتی ہیں (۲۳) پردہ کے ذریعہ دھول مٹی وغیرہ کے ذرات جو چہرے کی جلد کوخراب کرتے ہیں، اس سے حفاظت ہوتی ہے(۲۴) باپردہ عورت سینہ اور چہرے کے کینسر سے محفوظ رہتی ہے۔

بے پردگی کے نقصانات:

(۱) بے پردگی اللہ سے بغاوت ہے(۲) بے پردگی جاہلیت اورمغربی تہذیب کی تقلید ہے(۳) بے پردہ عورت کا تہمت سے بچنا مشکل ہے(۴) عورت کا بے پردہ ہونا حیا کی کمی کی دلیل ہے(۵) بے پردہ عورت لوگوں کی بری نظر کا نشانہ بنتی ہے(۶) بدنظری کے زہریلے تیرعورت کے جسم وروح کو چھلنی کردیتے ہیں اورکئی امراض جنم لیتے ہیں (۷) بے پردہ عورت اللہ کی غیرت کو للکارتی ہے(۸) بے پردہ عورت شوہر کی حقیقی محبت سے محروم رہتی ہے(۹) بے پردہ عورت شیطان کے جال میں بڑی آسانی سے پھنس جاتی ہے(۱۰) بے پردہ عورت باہر نکلتی ہے تو شیطانی عملہ حرکت میں آجاتا ہے(۱۱) بے پردگی بہت سی بیماریوں کا پیش خیمہ ہے(۱۲) بے پردہ عورت ہروقت اللہ کی ناراضگی میں رہتی ہے(۱۳) بے پردہ عورت پورے معاشرہ اور ماحول کوخراب کرنے میں برابر کی شریک ہے(۱۴) بے پردہ عورت پرکسی بھی وقت کوئی بھی تہمت لگ سکتی ہے(۱۵) بے پردہ عورت اپنے والد، بھائی،شوہراور بیٹے کے لیے باعث شرم ہے (۱۶) بے پردہ عورت کے تمام نیک اعمال مشکوک ہیں کہ قبول ہوں یا نہ ہوں (۱۷) بے پردگی کی وجہ سے دینی ودنیاوی نقصانات رات دن ہمارے سامنے آتے رہتے ہیں (۱۸) خوش بختی یہ ہے کہ خود دوسروں کے لیے عبرت بننے کے بجائے دوسروں سے عبرت حاصل کرکے پردہ کا اہتمام کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کی تمام ماؤں بہنوں کو پردۂ شرعی کا اہتمام کرنے والا بنائے۔(آمین)